بسم الله الرحمٰن الرحيم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ!

(۱) کیا تصویر بھیج کر اشیاء منگوانا اور ان کی خریداری کرنا جائز ہے؟

(۲) ابتداً ایک چیز کا عقد ہو جانے کے بعد اگر وہ چیز زیادہ خریدنی ہو، تو فروخت کنندہ سے طے شدہ ثمن میں [illegible] کا کاؤنٹ لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اگر پرچیز آرڈر سے زائد سامان آجائے، تو اس زائد سامان کو واپس کرنے کا کرایا کس کے ذمے ہو گا؟ فروخت کنندہ پر یا سامان خریدنے والے پر؟

المستفتی: وقار احمد کالج روڈ

الجواب حامدا ومصليا

(۱) تصویر بھیج کر اشیاء منگوانا اور خریدنا جائز ہے، بشرطیکہ اشیاء تصویر کے مطابق ہوں، کیونکہ تصویر کے ذریعے اشیاء کی صفات معلوم ہو جاتی ہیں اور مبیع متعین ہو جاتی ہے، لہذا اگر کسی نے تصویر بھیج کر کوئی چیز منگوائی اور فروخت کنندہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، میں نے بیچ دی، تو شرعاً یہ بیع درست ہے، نافذ العمل ہے اور اگر خریدار نے اس چیز کو تصویر کے خلاف پایا یا اس میں کسی قسم کا دھوکہ پایا، تو خیار رؤیت کی بنا پر خریدار بیع فسخ کر سکتا ہے۔

فی فقه البيوع(۸۸۶/۲)

الاولى هل يصح البيع بارادة النموذج؟هل يسقط رؤيت النموذج خيار الرؤية؟ما هو حكم ان وجد المبيع خلاف النموذج؟....اما المسئلة الاولى:....اما الحنفيةفيجوز عندهم البيع بالنموذج فى جنس واحدكما سيأتى.....واما المسئلةالثانية:فقد قال الحنفيةان المبيع ان كان من المكيلات او الموزونات او العدديات المتقاربةيكفى رؤية النموزج لاسقاط خيار الرؤيةفيه،وان كان من العدديات المتفاوتةبحيث تختلف احادهافان رؤية النموزج لا تكفى لاسقاط خيار الرؤية.... اما المسئلة الثالثة :فان المشترى اذا وجد المبيع خلاف النموذج فانه يثبت له الخيار، ان شاء قبله وان شاء رده و فسخ البيع.

وفی الفقه الاسلامی وادلته(٤/٢٧١)

البيع بالمراسلة أو بواسطة رسول: يصح اتفاقا، ويكون مجلس التعاقد هومجلس بلوغ الرسالة من العاقد الأول إلى العاقد الثاني، فإن تم القبول بعد هذا المجلس لم ينعقد العقد.

وفی الدر المختار(٤/٥١٢)

(ولا يتوقف شطر العقد فيه) أي البيع (على قبول غائب) فلو قال بعت فلانا الغائب فبلغه فقبل لم ينعقد (اتفاقا) إلا إذا كان بكتابة أو رسالة فيعتبر مجلس بلوغها.... وفی رد المحتار(قوله: إلا إذا كان بكتابة أو رسالة)... قلت: ويكون بالكتابة من الجانبين فإذا كتب اشتريت عبدك فلانا بكذا فكتب إليه البائع قد بعت فهذا بيع كما في التتارخانية.

(۲)صورت مسئولہ میں جب فروخت کنندہ اپنی خوشی اور رضامندی سے خریدار کے لیے چیز کی قیمت میں کمی کرتا ہے، تو شرعاً ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ عقد ہو جانے کے بعد بھی قیمت میں کمی کرنا شرعاً صحیح ہے، بشرطیکہ دونوں فریق راضی ہوں اور آج کل تجار کے ہاں اس بات کا رواج ہے، کہ زیادہ چیزیں خریدنی ہوں، تو ہر ہر چیز میں مشتری کے لیے مناسب ڈسکاؤنٹ کردی جاتی ہے اور یہ جائز ہے۔

فی التاتارخانية(٩/٣٧)

حط بعض الثمن صحيح ...و يلحق باصل العقد عندنا ..واذا وهب بعض الثمن من المشترى قبل القبض او ابرأه من بعض الثمن قبل القبض فهو حط ايضا....وأما اذا حط كلّ الثمن او وهبه كل الثمن او ابرأه من كل الثمن فان كان قبل قبض الثمن صح الكل.

وفی درر الحكام شرح مجلة الاحكام(١/٢٤١)

إذا حط البائع من ثمن المبيع أو وهب منه للمشتري قبل القبض أو أبرأه من بعضه إبراء إسقاط فإن الحط والهبة والإبراءتلتحق بأصل العقد فيصبح تمام المبيع مقابلا لباقي الثمن المسمى ويظهر ذلك في الشفعة والاستحقاق.

(۳)صورت مسئولہ میں اگر پرچیز آرڈر سے زائد سامان آجائے، تو چونکہ زائد سامان بھیجنے والے یعنی فروخت کنندہ سے غلطی ہوئی ہے، خریدار کی غلطی نہیں ہے، لہذا کرایہ بھی فروخت کنندہ پر ہے۔

فی الهداية(۲۳/۳)

قال: "ومن ابتاع صبرة طعام على أنها مائة قفيز بمائة درهم فوجدها أقل كان المشتري بالخيار إن شاء أخذ الموجود بحصته من الثمن، وإن شاء فسخ البيع"..... "وإن وجدها أكثر فالزيادة للبائع"؛ لأن البيع وقع على مقدار معين والقدر ليس بوصف... لأن المقدار يقابله الثمن.

فی بدائع الصنائع(۱۵۹/۵)

فاما إذا سماها بأن قال: بعت منك هذه الصبرة على أنها مائة قفيز كل قفيز بدرهم، أو قال على أنها مائة قفيز بمائة درهم سمى لكل واحد من القفزان ثمنا على حدة أو سمى للكل ثمنا واحدا هما سواء، فلا شك في جواز البيع؛ لأن جملة المبيع معلومة وجملة الثمن معلومة.... وإن وجدها أزيد من مائة قفيز فالزيادة لا تسلم للمشتري بل ترد إلى البائع ولا يكون للمشتري إلا قدر ما سمى وهو مائة قفيز ولا خيار له .فقط والله اعلم بالصواب

آصف خان وزیر عفی عنہ

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۴۳/۱۲/۲۷ھ

27/07/2022

الجواب صحیح

عبدالرحمن عفی عنہ

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۴۳/۱۲/۲۸ھ

مفتی

الجواب صحیح

ابو حامد محمد مصطفی

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۴۳/۱۲/

رئیس دارالافتاء

دارالافتاء

فتوی نمبر ۱۶۷۹۳

رجسٹر نمبر ۱۰۸

دار العلوم تعلیم القرآن